آثارِ شاہ اسمٰعیل شہیدؒ

جناب محمد بشیر ایم، اے ۔ لاہور

اسلام میں عظیم مفکرین کی ایک نمایاں خصوصیت یہ رہی ہے کہ وہ ذاتی طور پر فکر و عمل کے حسین امتزاج کا مرقع ہوتے تھے۔ اس اعتبار سے اسلامی فکر و عمل کا کوئی پہلو محض نظریاتی نہیں، بلکہ ٹھیٹ عملی ہے۔ فکر و عمل کا یہ امتزاج حد درجہ بسیط اور ہمہ گیر شخصیت کی صورت میں رونما ہوتا ہے۔ شاہ اسمٰعیلؒ ملتِ اسلامیہ کے ایسے ہی مایۂ ناز فرزندوں میں سے ایک ہیں۔

اس سالکِ راہِ طریقت اور مجاہدِ میدانِ مبارزت کا دامنِ حیات پے بہ پے محیّر العقول زریں کارناموں کی بدولت کہکشاں منظر ہے۔ برِعظیم پاک و ہند کے مقتدر و مقتدار خاندان، "خانوادۂ ولی اللّٰہی" کا فرزندِ ارجمند ہونے کا اعزاز بلاشبہ ان کا پیدائشی حق ہے، مگر علم و عمل کا یہ نادرۂ روزگار گوہر اپنی فطری صلاحیتوں اور سنہری کارناموں کی بدولت خود "خانوادۂ ولی اللّٰہی" کا طغرائے امتیاز ہے۔

ان کی سیرت کا ایک ایک پہلو، ان کی مساعی کا ایک ایک گوشہ ان کے کردار کی عظمت کا امین ہے۔ اُن کے حالات کا مطالعہ کیا جائے تو ان کی ہمہ جہت مساعی، ایک ہمہ گیر اثر آفرینی کے ساتھ قاری کے افقِ خیال پر چھا جاتی ہیں اس کا دل و دماغ اسی میں محو ہو کر رہ جاتا ہے، اور قدم قدم پر یہ محسوس ہوتا ہے کہ گویا شاہ اسمٰعیل شہیدؒ بزبانِ حال کہہ رہے ہیں۔

اپنا زمانہ آپ بناتے ہیں اہلِ دل
ہم وہ نہیں ہیں جن کو زمانہ بنا گیا

اللہ تعالیٰ نے انھیں ایک خاص جذبۂ اصلاح و تبلیغ ودیعت کیا تھا جس نے انھیں گوشہ گیری پر قانع نہ رہنے دیا۔ انہوں نے چل پھر کر مردہ دلوں کو زندہ کیا اور عمل کے میدان میں اپنی کامیاب جدوجہد کا مظاہرہ کیا۔ سید احمد شہیدؒ سے بیعت ہونے کے بعد رُوحانیت میں ترقی کے ساتھ ساتھ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا احساس بھی ترقی کر گیا۔ انہوں نے دوآبہ کا طویل سفر کیا، پھر حج کے لئے تشریف لے گئے اور بعد ازاں ایک طویل سفر ہجرت درپیش آیا جس کے بعد میدانِ کارزار میں زریں کارنامے ظہور پذیر ہوئے۔ [1]

اس ہجومِ کار اور غلبۂ مشاغل میں تصنیف و تالیف کے لئے اپنے بلند پایہ تبحرِ علمی کے مطابق مستقل طور پر وقت نکالنا بعید از قیاس تھا لیکن شاہ اسمٰعیل شہیدؒ نے امام ابن تیمیہؒ کی طرح ہمہ جہت مساعی کو اپنا شعار بناتے ہوئے اصلاحی نقطۂ نظر سے وقت کے اہم مسائل پر قلم اٹھایا۔

آپ کی تصانیف مشہور علماء کے مقابلے میں تعداد اور اہمیت کے اعتبار سے خاص طور پر قابلِ قدر ہیں [2] یہ تمام تصانیف اجتہادِ علم کی تازگی، استدلال کی لطافت، نکتہ آفرینی، سلامتِ ذوق، قرآن و حدیث کے خاص تفقہ اور استغنا و خطابات کے لحاظ سے شاہ اسمٰعیلؒ، شاہ ولی اللہؒ، امام ابن قیمؒ اور امام ابن تیمیہؒ میں ایک واضح مماثلت کی آئینہ دار ہیں۔ [3]

---

[1] تفصیل کیلئے دیکھیں: محمد منظور نعمانی، حضرت شاہ اسمٰعیل اور معاندین اہل بدعت کے الزامات صفحہ ۲۲۹-۳۲۔ [2] مولانا غلام رسول مہر، معارف اسلامیہ ج ۲، ص ۵۳۰
[3] سید ابو الحسن علی ندوی، سیرت سید احمد شہیدؒ طبع دوم، صفحہ ۳۲۲

نواب صدیق حسن خاں رقمطراز ہیں:-

"تصانیف او کہ بضرورت تمام والتماس جمعی از اسلام بوجود آمدہ، غالب در اسفار تحریر پذیر رفتہ ولوبتِ نظر ثانی در آن صورت نبستہ مع ذلک در بلاغتِ انشاء و فصاحتِ املا و لطافتِ مبانی و تحقیق معانی روکش مؤلفانِ اقران و امثال، بلکہ بعض سابقین اعیان است۔ اگر در رنگِ دیگر اہل علم فرصتِ تالیف می یافتہ و باطمینانِ خاطر در جائی نشستہ مشغول بتصنیف می شد، خدا داند چہ کار میکرد" [۲]

ان کی تمام تصانیف جو انتہائی ضرورت کے مواقع پر اور رفقار کی درخواست پر لکھی گئیں، اکثر دورانِ سفر میں تحریر میں آئیں، جن پر نظرِ ثانی کی نوبت ہی نہیں آئی، مگر اس کے باوجود مضامین کی بلاغت و تاثیر املا کی فصاحت، زورِ کلام کی لطافت، معانی کی تحقیق تمام تصانیف میں ایسی زور دار ہے کہ ہم عصروں کے انداز و اطوار سے بڑھ کر سلف کی یاد تازہ کرتی ہیں اگر اطمینانِ خاطر اور جمعیت قلبی کے ساتھ وہ یکسو ہو کر تصنیف و تالیف کا کام کرتے تو خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ کیا کارنامے انجام دے ڈالتے؟-

شاہ اسمٰعیل شہیدؒ نے اپنے علم و عمل اور زورِ قلم کو بتمامہ کتاب و سنت کی نشر و اشاعت کے لئے وقف کر دیا تھا۔ قرآن و حدیث کے مطالب سے لبریز ہونے کے باعث ان کی تصانیف چمن در چمن کا مصداق ہیں۔

مفتی سید احمد حسن امروہوی (متوفی ۱۳۳۰ھ) رقمطراز ہیں:-

فی سائر تصانیفہ ھو تفصیل لما اجمل وبیان لما اضمر فی الآیات والاحادیث

ان کی تمام تصانیف میں تفصیل و توضیح ہے ان احکام و معانی کی جو آیات و احادیث میں ...

---

[۲] نواب صدیق حسن خاں، اتحاف النبلاء المتقین باحیاء مآثر الفقہاء المحدثین ص ...

ہیں مجدد ہیں، ایسا علمی کارنامہ انجام دی۔ نتیجہ الکریمہ ذالک فضل اللہ یؤتی
فضل ہے جسے چاہے بخش دے۔ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم
سرفراز کرے۔

شاہ اسمٰعیل شہیدؒ نے جس موضوع پر قلم اٹھایا علم کے دریا بہا دیئے۔ عصرِ حاضر کے ممتاز عالم دین مولانا محمد یوسف بنوریؒ رقمطراز ہیں:۔

"وہ کسی بھی موضوع پر قلم اٹھائیں، یوں معلوم ہوتا ہے گویا ایک کوہِ عظیم اپنے وسیع و عریض دامن میں مستور بے شمار معادن اور چشموں کے ذریعے ایک عالم کو سیراب کر رہا ہے۔" ۵۶

محمد صدیق مراد آبادی شاہ اسمٰعیل شہیدؒ کی تصانیف کی توصیف میں یوں رطب اللسان ہیں:۔

نوید "تقویت" از بہر ایمان است تصنیفش ندا زد بہرۂ ایمان کہ برخیز و بانکارش
ندا ایضاح الحق ایضاحِ حق براہل حق گشتہ شد از تنویر عینینش منور چشم نظارش
صراط مستقیمش ہادی از راہِ طریقت شد براہِ راست رفت آنکس کہ از دل کرد افکارش

برصغیر پاک و ہند کے ممتاز عالم اور سوانح نگار ڈاکٹر محمد یوسف کوکن عمری اپنی بلند پایہ تصنیف "خانوادۂ قاضی بدر الدولہ" میں شاہ اسمٰعیل شہیدؒ کی تصانیف کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"حضرت شاہ اسمٰعیل شہیدؒ نے اتباعِ کتاب و سنت اور توحیدِ خالص کی تائید میں

---

۵۵ مفتی سید احمد حسن امروہوی بحوالہ مولانا عزیز الدین مراد آبادی، اکمل البیان ص ۸۲
۵۶ مولانا محمد یوسف بنوریؒ/ شاہ اسمٰعیل شہیدؒ، مقالات و عربیہ، ص ۳
۵۷ محمد صدیق مراد آبادی، گلستان مناقب بحوالہ عزیز الدین مراد آبادی، اکمل البیان ص ۸۹

کئی کتابیں لکھی تھیں۔ جن میں سے "تنویر العینین"، "صراط مستقیم"، اور "تقویت الایمان" بہت مشہور ہیں۔ علم تصوف کے متعلق "عبقات" کے نام سے ایک مشہور کتاب لکھی ہے۔ ان کی یہ تمام کتابیں بڑی تیزی کے ساتھ ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں پھیل گئی تھیں۔ ان کی زندگی (ہی) میں یہ کتابیں (برصغیر پاک و ہند کے دور دراز کونے) مدراس (جنوبی ہند) پہنچ چکی تھیں۔ ۸

سطور ذیل میں ہم ان کی تصانیف کا تعارف پیش کرتے ہیں:۔

ردالاشراک عربی زبان میں شرک اور غیر مشروع مراسم کے رد میں آیات و احادیث کا بے نظیر اور قابل دید مجموعہ ہے۔

یہ رسالہ ذی قعدہ ۱۲۸۹ھ میں نواب محمد صدیق حسن خاں نے احادیث کی تخریج کے ساتھ "الادراک لتخریج احادیث ردالاشراک" کے نام سے اپنی کتاب "قطف الثمر فی بیان عقیدہ اہل الاثر" کے ساتھ ایک ہی جلد میں صفر ۱۲۹۰ھ میں کانپور سے شائع کیا تھا۔ ۹ اب یہ رسالہ الگ بھی چھپ چکا ہے۔ ۱۰ کتاب کی ترتیب سے ظاہر ہوتا ہے کہ شاہ اسمٰعیل شہیدؒ کلمۂ طیبہ کی تفسیر لکھنے کے متمنی تھے۔ ۱۱

اس رسالے پر اظہار خیال کرتے ہوئے شیخ محمد محسن ترہتی رقمطراز ہیں:۔

فیہ امرس فی حلاوت التوحید والعسل واخری فی مرارۃ الحنظل فمن قائل انہا دست فیہ دقائق انہا لتمیں ھا۔ ۱۲	اس میں نہایت خوبی سے توحید کی حلاوت اور چاشنی کا مذاق سمویا گیا ہے اور شرک کو حنظل سے زیادہ تلخ ثابت کیا گیا ہے۔ جس پر اہل فکر میں سے بعض کی رائے ہے کہ یہ ان کے قلم کی

۸ محمد یوسف کوکن عمری، خانوادۂ قاضی بدر الدولۃ بحوالہ "ارجیح" شمارہ ۲ بابت ماہ جولائی ۱۹۶۳ء
۹ نواب صدیق حسن خاں، قطف الثمر الادراک لتخریج احادیث ردالاشراک ص ۳۲۔
۱۰ مولانا غلام رسول مہر دائرۃ المعارف اسلامیہ ج ۲ ص ۵۳۔
۱۱ نسیم احمد فریدی، محمد منظور نعمانی حضرت شاہ اسمٰعیل اور معاندین اہل بدعت کے الزامات ص ۳۶
۱۲ شیخ محمد محسن ترہتی۔ الیانع الجنیی ص ۵۰

دسیسہ کاری ہے اور بعض نے کہا کہ خاص محنت
سے کتاب لکھی گئی ہے۔

حسن ترتیب کے ان آخری کلمات پر تبصرہ کرتے ہوئے نواب صدیق حسن خاں لکھتے ہیں:-

انما ھذا المقالة الصادرة عن صاحب "البالغ الجنی" مصدرھا تلمذہ بالشیخ فضل حق الخیر آبادی فانہ اول من قام بضدہ و تصدی لردہ فی رسائلہ التی لیست علیھا اثارۃ من علم الکتاب والسنۃ ۱۲۳

"البالغ الجنی" کے مؤلف کا یہ مقالہ ان کی اپنی ذہنی کشمکش کی پیداوار ہے۔ وہ شیخ فضل حق خیر آبادی کے شاگرد ہیں اور شیخ فضل حق پہلے وہ شخص ہیں جو شاہ اسمٰعیل شہیدؒ کے بالکل برعکس اٹھے اور ایسے رسائل کے ذریعے ان کی تردید کے درپے ہوئے جن کی بنیاد کتاب و سنت کے علم پر بالکل نہیں اٹھائی گئی ہے۔

اس کے پہلے باب کا تشریحی اردو ترجمہ خود اسمٰعیل شہیدؒ نے "تقویۃ الایمان" کے نام سے کیا تھا۔ ۱۲۴ بعد ازاں تنظیم جہاد اور شہادت کے باعث دوسرے باب کے ترجمہ کی خود انہیں فرصت نہ مل سکی۔ ۱۲۷۵ھ میں مولانا محمد سلطان مرحوم نے دوسرے باب "اعتصام بالسنۃ والاجتناب عن البدعۃ" کا تشریحی اردو ترجمہ "تذکیر الاخوان بقیہ تقویۃ الایمان" کے نام سے کیا۔ ۱۲۵

یہ دونوں ترجمے الگ الگ اور یکجا بے شمار دفعہ شائع ہو کر اپنے انقلاب آفریں اثرات ظاہر کر چکے ہیں۔

---

۱۲۳ نواب صدیق حسن خاں، ابجد العلوم صفحہ ۹۱۲

۱۲۴ ظہور الحسن کسولوی (مرتب)، ارواح ثلٰثہ صفحہ ۸۱، ۸۰

۱۲۵ (۱) مولانا غلام رسول مہر مرحوم، مقدمہ تقویۃ الایمان شائع کردہ اہل حدیث اکادمی صفحہ ۲۰
(۲) محمد سلطان/شاہ اسمٰعیل شہیدؒ تذکیر الاخوان بقیہ تقویۃ الایمان صفحہ ۲

تقویت الایمان یہ ردالاشراک کے پہلے باب کا تشریحی اردو ترجمہ ہے [۱۶] جو شاہ اسمٰعیل شہیدؒ نے سفرِ حج پر روانگی سے پہلے قلم برداشتہ لکھا تھا [۱۷] کتاب کا موضوع توحید ہے۔ اس موضوع پر اگرچہ ان سے پہلے بھی بے شمار کتابیں لکھی جا چکی ہیں، لیکن شاہ اسمٰعیل شہیدؒ کا اندازِ بحث اور طرزِ استدلال سب سے نرالا ہے [۱۸]
شاہ اسمٰعیل شہیدؒ جیسی حساس طبیعت اور "رگِ فاروقی" رکھنے والی شخصیت کے قلم سے یہ کتاب اس وقت نکلی ہے جب چاروں طرف شرک و بدعت کا زبردست طوفان بپا تھا۔ [۱۹] [۲۰] ایمان و اسلام کا صحیح مفہوم نسیاً منسیاً ہو چکا۔ توحید و سنت ایک بھولی بسری بات تھی۔ محدثات کے فروغ سے اصل دین گلدستۂ طاقِ فراموشی بن چکا تھا۔ [۲۰] ہندوؤں سے اختلاط نے اسلام کی اصل صورت کو مسخ کر رکھا تھا۔ [۲۱] ہر بوالہوس اپنی رائے کو دین میں دخیل جانتا تھا۔ ہر ہرزہ سرا اپنے تژولیدہ افکار کو ملفوظات کا عنواں دے رہا تھا۔ [۲۲] خواہشاتِ نفسانی پر دین کی ملمع کاری تھی [۲۳] مجاوروں اور علمائے سوء نے اللہ کے دین کو بازیچۂ اطفال بنا رکھا تھا۔ [۲۴] خانقاہوں کے گدی نشین اربابٌ من دون اللہ بن بیٹھے تھے۔ [۲۵] عوام کیدِ شیطانی کا شکار تھے۔ مختصر یہ کہ اللہ کے بندے

---

[۱۶] غلام رسول مہر مرحوم، تقویت الایمان ص۲ و ۳۔

[۱۷] ظہور الحسن کسولوی، ارواحِ ثلثہ ص۸۰-۸۱ [۱۸] غلام رسول مہر مرحوم، تقویت الایمان ص۱۲

[۱۹] نسیم احمد فریدی/ محمد منظور نعمانی حضرت شاہ اسمٰعیل اور معاندین اہلِ بدعت کے الزامات ص۴۳

[۲۰] سید ابوالحسن علی ندوی، سیرت سید احمد شہیدؒ ج ۱ ص۳۷ [۲۱] (۱) شاہ عبدالعزیز ہدایت المومنین ص۱۸۲ (۲) شاہ عبدالعزیز ملفوظاتِ شاہ عبدالعزیز ص۴۲ (۳) گستاولی بان تمدنِ ہند

[۲۲] خلیق احمد نظامی، تاریخ مشائخِ چشت ص۲۵۷ و ۲۵۸ [۲۳] سید ابوالحسن علی ندوی، سیرت سید احمد شہیدؒ ج ۱ ص۳۹ [۲۴] (۱) ایضاً ص۳۵ و ۳۶ (۲) شاہ ولی اللہ تفہیمات

[۲۵] ایضاً۔ الفوز الکبیر

2 HUSAIN LIBRARY

اللہ سے بیگانہ ہو چکے تھے۔ ٧٥

ان حالات میں کتاب و سنت کی روشنی میں شرک و بدعت کی دلنشیں تشریح فرماتے ہوئے شاہ اسمٰعیل شہیدؒ نے معاشرے میں رواج یافتہ غیر شرعی رسوم کی حقیقی حیثیت کو نہایت بلاغت سے آشکار کر دیا۔

شاہ اسمٰعیل شہیدؒ نے "تقویت الایمان" تحریر فرما کر اسلام اور اسلام نما کفر کو بالکل جدا کر دیا۔ اس سے پہلے گویا کنویں میں بھنگ پڑی ہوئی تھی اور تمام لوگ وہی بھنگ ملا پانی پی رہے تھے۔ یہ شاہ اسمٰعیل شہیدؒ کا احسان ہے کہ انہوں نے آب و حشیش کو الگ الگ کر دیا۔ ٧٦

شاہ اسمٰعیل شہیدؒ کے نامور معاصر مفتی محمد صدر الدین آزردہ اپنے ایک فتوے میں فرماتے ہیں اصول کے مقصود کے اعتبار سے "تقویت الایمان" خوبیوں کا گنجینہ ہے۔ ٧٨

ممتاز عالم دین حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ رقمطراز ہیں :-

اس کے استدلالات قرآن و سنت کے مطابق اور اس کا مطالعہ کتاب و حدیث کے مطالب سے مملو ہے۔ ٧٩

شاہ اسمٰعیل شہیدؒ نے "تقویت الایمان" کے ذریعے توحید اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کو بنی آدمؑ پر نہایت خوبی کے ساتھ واضح فرمایا ہے۔

شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ "تقویت الایمان" کی اسی خوبی کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں :-

---

٧٥ (۱) سید ابوالحسن علی ندوی، سیرت سید احمد شہید، ج ۱ ص [illegible]، [illegible] الکبیر ٥٥٢

٧٦ ظہیر احسن شوق نیموی، [illegible] مطبع [illegible] ص ۸۲ ٧٨ محمد صدر الدین آزردہ [illegible] ۱۹۹۹ اکمل البیان [illegible]

٧٩ رشید احمد گنگوہی، فتاویٰ رشیدیہ ج ۱ ص ۲۳ ، ۲۵۰ ، سہارنپور ۱۳۲۵ھ

"اس میں نصوص صریحہ سے نہایت سلاست کے ساتھ مضامین توحید کو اچھی طرح بیان فرمایا اور قدرت حق تعالیٰ شانہ کو جملہ بنی آدم و مخلوقات پر ثابت کر کے اہل شرک و بدعت کو ان خیالات باطلہ کی خرابی پر مطلع فرمایا اس کی وجہ سے بہت سے لوگوں کو ہدایت و صحت عقائد نصیب ہوئی ۳۰؎

شیخ الکل مولانا محمد نذیر حسین محدث دہلوی تحریر فرماتے ہیں :۔

"تقویت الایمان کا کلام راست اور سچا ہے۔" ۳۱؎

مشہور و معروف اہل قلم ڈاکٹر ایس۔ ایم اکرام لکھتے ہیں :۔

"شاہ (اسمٰعیل) صاحب نے توحید کے متعلق جو کچھ لکھا وہ آپ کے زور بیان اور جوش اصلاح کا نہایت عمدہ نمونہ ہے۔" ۳۲؎

پاکستان کے ممتاز عالم دین مولانا محمد یوسف بنوریؒ ارقام فرماتے ہیں :۔

"تقویت الایمان بیان توحید اور رد شرک میں سیف قاطع ہے۔" ۳۳؎

محمد یحییٰ تنہا، صاحب "سیر المصنفین" رقمطراز ہیں :۔

"شاہ اسمٰعیل شہیدؒ اپنے کلام کی تائید میں قرآن پاک اور احادیث نبوی کا برابر حوالہ دیتے جاتے ہیں اور اسلام کے لئے اس سے زیادہ مدلل اور کوئی تقریر یا تحریر نہیں ہو سکتی جس کی بنیاد کلام پاک اور احادیث رسول پر ہو۔" ۳۴؎

مولانا غلام رسول مہر تحریر فرماتے ہیں :۔

"شاہ اسمٰعیل شہیدؒ نے محض توحید کی نظری تشریح اور اس کے لئے دعوت ہی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ ایسا رنگ اختیار کیا کہ پڑھنے والا اس معاشرے اور

۳۰؎ مولانا محمود حسن، جہد المقل ج ۱ ص ۲ تا ۴   ۳۱؎ محمد نذیر حسین فتاویٰ نذیریہ ج ۱ ص ۱
۳۲؎ ایس ایم اکرام، موج کوثر ص ۲۹   ۳۳؎ مولانا محمد یوسف بنوری، شاہ اسمٰعیل شہید بلاکوٹ عربی ص ۳   ۳۴؎ محمد یحییٰ تنہا، سیر المصنفین ج ۱ ص ۱۱۲

ماحول میں جا پہنچا ہے جس میں یہ کتاب لکھی گئی۔ اس طرح دعوت کی تاثیر و نفوذ میں بہت زیادہ اضافہ ہو گیا۔" ۳۵

مولانا قاسم علی مفتی شہر مراد آباد اپنے تاثرات کا اظہار فرماتے ہوئے "تقویت الایمان" کو درستی ایمان کے لئے اکسیر قرار دیتے ہیں۔ ۳۶

"تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت" کے مصنف سید ہاشمی فرید آبادی لکھتے ہیں:۔

"شاہ اسمٰعیل شہید صاحب کے افادات تحریری میں سب سے بڑھ کر عام نفع کتاب "تقویت الایمان" سے پہنچا۔" ۳۷

مولانا رشید احمد گنگوہی کا ارشاد ہے:۔

"تقویت الایمان سے بہت ہی نفع ہوا۔ چنانچہ شاہ اسمٰعیل شہید کی زندگی ہی میں دو ڈھائی لاکھ آدمی درست ہو گئے تھے۔ اور ان کے بعد جو کچھ نفع ہوا، اس کا تو اندازہ ہی نہیں ہو سکتا۔

کعبہ را ہر دم تجلی می فزود
ایں از اخلاصات ابراہیم بود ۳۸

مولانا غلام رسول مہر لکھتے ہیں:۔

"اگرچہ یہ کتاب نہایت اہم موضوع پر ہے۔ لیکن شاہ اسمٰعیل شہید نے طریق استدلال ایسا اختیار کیا ہے کہ معمولی پڑھا لکھا آدمی اور متبحر عالم اپنے اپنے ذہنی

---

۳۵ غلام رسول مہر، مقدمہ تقویت الایمان ص۱۔ ۳۶ قاسم علی، رشید احمد گنگوہی، فتاویٰ رشیدیہ ج ۱ ص۲۔ ۳۷ سید ہاشمی فرید آبادی، تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت ج ۲ ص۳۔

۳۸ محمود الحسن گسولوی (مرتب)، ارواح ثلثہ ص۳۔

مدارج کے مطابق اس سے یکساں مستفید ہو سکتے ہیں اور مستفید ہوتے رہے۔ ۳۹

اسی ضمن میں مولانا عبید اللہ سندھی ارقام فرماتے ہیں :۔

" یہ کتاب اگر پانچ سو برس پہلے لکھی جاتی تو ہندوستانی مسلمان دنیا کے مسلمانوں سے بہت آگے بڑھ جاتا۔" ۴۰

" تقویت الایمان" اردو نثر کے بالکل ابتدائی دور میں لکھی گئی۔ ۴۱

مولانا نسیم احمد فریدی رقمطراز ہیں :۔

" یہ خاندانِ ولی اللہی کا صدقہ ہے کہ اردو زبان کو قرآن کا ترجمہ ملا اور اسی خاندان کے ایک فردِ جلیل نے توحید کے پھولوں سے دامن کے دامن مراد کو بھر دیا۔ آج کی ترقی یافتہ اردو کو معیار بنا کر اس کتاب کو جانچنا ایک زبردست علمی اور تحقیقی غلطی ہو گی ذیسے "تقویت الایمان" اپنی عبارت کی شستگی اور روانی کے لحاظ سے آج بھی اہل نظر کی نگاہوں میں بہترین مانی گئی ہے۔" ۴۲

ڈاکٹر ایس ایم اکرام اپنی مشہور تالیف "موج کوثر" میں لکھتے ہیں :۔

" یہ کتاب نہ صرف مذہبی بلکہ ادبی نقطۂ نظر سے بھی بڑی اہم ہے۔" ۴۳

اسی کتاب میں دوسری جگہ فرماتے ہیں :۔

تقویت الایمان انہوں نے اردو زبان میں اس وقت لکھی جب اس زبان کو ابھی گھٹنوں چلنا نہ آتا تھا، حیرت ہوتی ہے کہ اس زمانے میں جب اردو نثر میں گنتی کی کتابیں

---

۳۹ غلام رسول مہر، مقدمہ تقویت الایمان۔ ص ۱۸

۴۰ عبید اللہ سندھی، شاہ ولی اللہ اور ان کی سیاسی تحریک ص ۲۳ و ۲۴۸

۴۱ نسیم احمد فریدی / محمد منظور نعمانی حضرت شاہ اسمٰعیل اور معاندین اہل بدعت کے الزامات ص ۳۳

۴۲ ایضاً ۴۳ ایس ایم اکرام، موج کوثر ص ۳۹

تھیں ایک صاحب کمال نے اس میں کیا جادو بھر دیا ہے اور اس کی مدد سے اپنے خیالات کو کتنی خوش اسلوبی سے ادا کیا ہے ۔ ۱۴۴

تقویت الایمان کا طرز تحریر ایسا باا ثر اور پر زور ہے کہ بقول صاحب سیر المصنفین معلوم ہوتا ہے کہ ایک بحر زخار امڈا چلا آتا ہے ۔ ۱۴۵

عبداللہ ملک تحریر کرتے ہیں :۔

" اس وقت جبکہ اردو زبان (ابھی گھٹنوں چلنا سیکھ رہی تھی ، شاہ اسمٰعیل ؒ نے اس میں ایسا اسلوب اپنا لیا جو اس سے پہلے کسی کو نصیب نہ ہوا تھا ۔ ۱۴۶

مولانا غلام رسول مہر رقمطراز ہیں :۔

" تقویت الایمان کی عبارت ایسی سادہ ، سلیس ، شگفتہ اور دلکش ہے کہ چند مخصوص الفاظ و محاورات کو ، چھوڑ کر آج بھی ویسی ہی دلکش کتاب لکھنا سہل نہیں یقین ہے ، اردو زبان نشو و ارتقا کے مزید مدارج طے کرنے کے بعد بھی تقویت الایمان کو بلحاظ اسلوب اپنا ایک گراں بہا سرمایہ تصور کرے گی ۔" ۱۴۷

عبدالملک لکھتے ہیں :۔

(شاہ اسمٰعیل شہید ؒ نے) ان تمام دینی مسائل کو جو اب تک صرف علما اور صاحبانِ علم کا حصہ سمجھے جاتے تھے ، اس قدر آسان طریقے سے قلمبند کیا کہ عام لوگ بھی سمجھنے لگے ، ان سے مستفید ہونے لگے ، انھوں نے کلمۂ طیبہ کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا :۔

" ایمان کے دو جز ہیں ، خدا کو خدا جاننا اور رسول کو رسول سمجھنا ۔ خدا کو خدا جاننا اس طرح ہوتا ہے کہ اس کے سوا کسی کی راہ نہ پکڑے اس پہلی بات کو توحید کہتے ہیں

---

۱۴۴ موج کوثر ص ۳۱ ۱۴۵ محمد یحییٰ تنہا ، سیر المصنفین ج ۱ ص ۱۱۲

۱۴۶ عبداللہ ملک ، بنگالی مسلمانوں کی صد سالہ جہد آزادی ص ۳۵۲

۱۴۷ غلام رسول مہر ، مقدمہ تقویت الایمان ص ۲

اور دوسری کو اتباع سنت، اس کے خلاف کو بدعت "

شاہ اسمٰعیل جب اس بات کی وضاحت کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ کس طرح مسلمان عوام کے دلوں سے ہر قسم کا خوف نکال دینا چاہتے تھے۔ ہر قسم کی توہم پرستی کا قلع قمع کرنا چاہتے تھے۔ اور اس کی جگہ صرف خدا کا خوف انسانوں کے دلوں میں بٹھانا چاہتے تھے۔ [۴۸]

مولانا غلام رسول مہر رقمطراز ہیں :-

" یہ کتاب شاہ اسمٰعیل شہیدؒ کے زمانے کی علمی، عملی اور ثقافتی حالت میں ایک نہایت عجیب مرقع ہے۔ اگر کوئی شخص چاہئے کہ آج سے سوا سو سال پیشتر اس وسیع ملک کے مسلمان کن کن اعتقادی عملی اور اخلاقی امراض میں مبتلا تھے، تو تقویت الایمان اس کے لئے مستند معلومات کا ایک اچھا ذخیرہ ہوگی " [۴۹]

زمانۂ تصنیف سے اب تک خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ یہ کتاب کتنی مرتبہ طبع ہوئی سرسری اندازہ ہے کہ چالیس پچاس لاکھ سے کم نہ چھپی ہوگی، کروڑوں آدمیوں نے اسے پڑھا اور ہدایت کی روشنی حاصل کی۔ یہ ایسا شرف ہے جو تقویت الایمان کے سوا اردو کی کسی کتاب کو نصیب نہیں ہوا [۵۰]

تقویت الایمان کی تحریر نے کفر و بے دینی کے ماحول میں تھلکہ مچا دیا۔ غلط فہمیوں اور غلط بیانیوں کے جو ہنگامے اس تصنیف اور اس کے مصنف کے خلاف بپا ہوئے وہ بھی غالباً کسی دوسری کتاب میں پیش نہیں آئے۔ [۵۱]

---

[۴۸] عبداللہ ملک، بنگالی مسلمانوں کی صد سالہ جہد آزادی ص ۳۵۲ [۴۹] غلام رسول مہر مقدمہ تقویت الایمان ص ۱۸ [۵۰] ایضاً ص ۱۶ [۵۱] ایضاً ص ۱۷

مخالفت کرنے والے دو قسم کے لوگ تھے۔ چنانچہ شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسنؒ فرماتے ہیں:۔
"ان حضرات نے جن کے قلوب میں مرضِ بدعت مستحکم تھا، حضرت شاہ اسمٰعیل شہیدؒ کی تضلیل تکفیر پر کمر باندھی، پھر ان میں ایک تو وہ ہیں جو تقویت الایمان کے پاس رکھنے کو بھی داخل امورِ کفریہ سمجھتے ہیں۔ دوسرے وہ صاحب کہ جن کو امورِ دینیہ میں مہارت نہ تھی اور منطق و ریاضی ہی ان کی کمائی تھی، چنانچہ مولوی فضل حق صاحب نے ابطال امکان نظیر میں ایک (کتاب) تحریر کی جس کا جواب مولانا شہیدؒ نے تحریر فرمایا" ۵۲
مفتی محمد سعید اللہ صاحب نے ۱۲۷۹ھ میں ایک استفتار کا جواب دیتے ہوئے فرمایا:۔
"اگر دبالفرض، تقویت الایمان میں کسی جگہ مسامحت ہوگئی ہے تو وہ ایسی ہی ہے جیسی علمائے سابقین اور مجتہدین زمانہ سے ہوئی" ۵۳

تذکیر الاخوان بقیہ تقویت الایمان

یہ "رد الاشراک" کے دوسرے باب "اعتصام بالسنۃ والاجتناب عن البدعۃ" کا تشریحی اردو ترجمہ ہے۔ جو مولانا محمد سلطان مرحوم نے شاہ اسمٰعیل شہیدؒ کی شہادت کے بعد ۱۲۵۰ھ میں کیا۔ ۵۴
ہمارے پیش نظر مطبع صدیقی دہلی کا مطبوعہ نسخہ ہے۔ جو ۱۲۷۱ھ میں شائع ہوا تھا۔ بقول ایک مبصر کے تقویت الایمان کلمہ طیبہ کے پہلے جز "لا الٰہ الا اللہ" اور تذکیر الاخوان اس کے دوسرے جز "محمد رسول اللہ" کی تفسیر ہے ۵۵

---

۵۲ مولانا محمود حسن، جہد المقل ج ۱، ص ۲ تا ۴۔ ۵۳ محمد سعید اللہ بحوالہ عزیز الدین مرادآبادی اکمل البیان ص ۹۵، ۵۴ محمد سلطان، تذکیر الاخوان بقیہ تقویت الایمان ص ۲
۵۵ نسیم احمد فریدی/ محمد منظور نعمانی حضرت شاہ اسمٰعیل اور معاندین اہل بدعت کے الزامات ص ۳۲

شاہ اسمٰعیل شہیدؒ نے اس میں سنت کی تعریف اس کی اہمیت اور اس کے بالمقابل بدعت کی تعریف اور اس کے ارتکاب پر عائد ہونے والی وعید بڑے دلنشین انداز میں مرتب فرمائی ہیں۔

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اللہ تعالیٰ کے رسول مقبول ﷺ کی سیرت مبارکہ مسلمانوں کے لئے زندگی گذارنے کا بہترین نمونہ ہے۔ اسی پر کاربند ہو کر صحابہ کرامؓ نے رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کا تابندہ اور صد ابہار اعزاز حاصل کیا۔ اسی پر تابعینؒ اتباع تابعینؒ اور دیگر اسلاف نے اپنی زندگیاں گذاریں اور دوسروں کے لئے زریں مثالیں چھوڑتے ہوئے اللہ سے جا ملے۔

رفتہ رفتہ مرورِ وقت اور اغوائے شیطانی سے عملی زندگی میں محدثات کا اس قدر زور ہو گیا کہ "سنت" کا لفظ نسیاً منسیا ہو کر رہ گیا۔ جا بجا بدعات کے اشاعت کدے کھل گئے۔ مسلمانوں کی پوری زندگی سنت رسول اللہ سے مزین ہونے کی بجائے بدعات سے آلودہ و ملوث ہو گئی۔ عوام الناس کے ذہن تمیز حق و باطل سے بیگانہ ہو گئے۔ اس وقت کے مسلمانوں کی زندگی کا نقشہ دیکھ کر قلب سلیم انہیں مسلمان تسلیم کرنے سے گریزاں نظر آتا ہے۔ اسی حالت پر تبصرہ کرتے ہوئے لوتھراپ سٹاڈرڈ رقمطراز ہے:-

"فی الجملہ اسلام کی جان نکل چکی تھی۔ اور محض بے روح رسمیات اور مبتذل توہمات کے سوا کچھ نہ رہا تھا۔ اگر محمدؐ پھر دنیا میں آتے تو وہ اپنے پیروؤں کے ارتداد اور بت پرستی پر بیزاری کا اظہار فرماتے"[۱]

اپنے مسلمان بھائیوں کو اس طرح اغوائے شیطانی کا شکار ہوتے دیکھ کر شاہ اسمٰعیل شہیدؒ جیسا حساس اور ہمدردِ ملت انسان ماحول سے چشم پوشی کر جائے ممکن نہ تھا۔

[۱] سٹاڈرڈ لوتھراپ، دی نیو ورلڈ آف اسلام مترجم جدید دنیائے اسلام

خیال کرلیجیے انہوں نے کامل خلوص اور نہایت بلیغ انداز میں زیر تبصرہ رسالہ تصنیف فرمایا۔

اس رسالے میں شاہ اسمعیل شہیدؒ نے مسلمانوں کو صحیح اسلامی زندگی اختیار کرنے کی دعوت دیتے ہوئے اسوۂ رسولؐ سے مستنیر ہونے کی دعوت دی ہے بدعات کی نشان دہی کرتے ہوئے ان پر عقلی و نقلی دونوں حیثیتوں سے جرح و تنقید کی ہے اور دین کے معاملے میں صرف اور صرف سنت رسولؐ کو اختیار کرنے اور فرمودۂ حق اور حدیث مصطفےٰؐ کو حکم بنانے کا مشورہ دیا ہے ۵۴

ایک روزی — تقویت الایمان کی عبارت پر اعتراض کرتے ہوئے مولانا فضل حق خیر آبادی نے "مسئلہ امتناع امکان نظیر" کا مبحث چھیڑ دیا۔

شاہ اسمعیل شہیدؒ کو یہ اعتراضات اس وقت موصول ہوئے جبکہ آپ جہاد کے لئے ہجرت فرما کر شکار پور پہنچ چکے تھے۔ نماز سے پہلے یہ اعتراضات ملے اور نماز کے بعد شاہ اسمعیل شہیدؒ نے مسجد ہی میں بیٹھ کر ایک ہی نشست میں ان کے جوابات رقم فرما دیئے اسی لئے ان جوابات کا نام "یک روزی" مشہور ہوا۔ ۱۵ ذی الحجہ ۱۲۴۱ھ کو اس کی تبییض ہوئی۔ ۵۵

یہ رسالہ "ایضاح الحق" طبع اول کے ساتھ شائع ہوا تھا۔ ہمارے پیش نظر یہی نسخہ ہے۔ یک روزی کے خاتمے پر صدر الصدور مفتی محمد صدر الدین آزردہ دہلوی کی بے نظیر اور قابل دید عالمانہ تقریظ ہے۔ جس میں انہوں نے شاہ اسمعیل شہیدؒ کے موقف کی تائید میں نصوص قرآنی اور دیگر کتب دینیہ سے پُر مغز اور بصیرت افروز استنباط کرتے ہوئے امکان نظیر کا اثبات واضح

---

۵۴ شاہ اسمعیل [illegible] تذکرۃ الاخوان ص ۱۲۱
۵۵ [illegible] سہ ماہی العلم [illegible] اسلامیہ [illegible] ص ۵۵

طور پر زیب قرطاس کیا ہے۔ [۵۹] "یکروزی" اختصار کے باوجود انتہائی جامع اور مدلل رسالہ ہے۔ آج تک کسی سے اس کا جواب نہیں بن آیا۔ [۶۰] اس کی ایک ایک سطر سے شاہ اسمعیل شہید کا علمی تبحر آشکارا ہے۔ انصاف پسند قاری شاہ اسمعیل شہید کے بیان میں کوئی سقم نہیں پاتا اور بے اختیار انہیں حق بجانب تسلیم کرنے میں رطب اللسان ہو جاتا ہے۔

تنویر العینین | یہ عربی زبان میں رفع الیدین کے موضوع پر متوسط ضخامت کا رسالہ ہے مولانا نسیم احمد فریدی رقمطراز ہیں:۔

"یہ کتاب دراصل اس اختلاف کو مٹانے کے لئے لکھی گئی ہے جو اس وقت علماء میں رفع یدین کے بارے میں برپا تھا۔

اس فروعی اختلافی مسئلے میں رفع یدین کرنے والا، نہ کرنے والے کو مسلمانی سے خارج خیال کرتا اور نہ کرنے والا کرنے والے کو اچھی نظر سے نہ دیکھتا تھا۔ مولانا (اسمعیل) شہید نے اس رسالے کے ذریعے اپنی خداداد بصیرت کی رہنمائی سے امت مسلمہ کے اس خلفشار کو دور کرنے اور غلط روش اور خطرناک کشمکش کو ختم کرنے کی کوشش فرمائی ہے۔ اس کتاب میں نہ تو احناف پر اعتراض ہے نہ اہل حدیث کی بیجا حمایت۔ اس لئے نہ ان کو وحشت کی ضرورت ہے۔ نہ ان کو خوش ہونے کی۔ اس میں جہاں رفع الیدین کو ترجیح دی ہے وہاں وضع ید تحت الصدر و تحت السرہ کو مساوی اور ترک الجہر بالتسمیہ کو اولیٰ قرار دیا ہے۔ [۶۱]

مولانا کرامت علی جونپوری "ذخیرۂ کرامت" میں مولوی مخلص الرحمان کے سوال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

---

[۵۹] صدر الدین، شاہ اسمعیل ایضاح الحق ص۔ [۶۰] نسیم احمد فریدی/محمد منظور نعمانی، حضرت شاہ اسمعیل اور معاندین... ص ۳۲ [۶۱] نسیم احمد فریدی/محمد منظور نعمانی، شاہ اسمعیل اور معاندین اہل بدعت کے الزامات ص ۳۲

"مولانا (محمد اسمٰعیل) مرحوم نے اپنے مرشد حضرت سید احمد قدس سرہ کے سمجھانے سے اپنے قول سے رجوع کیا یعنی رفع یدین چھوڑ دیا۔" ۶۲

شاہ عبد القادرؒ اور شاہ عبد العزیزؒ نے اس رسالہ کو ملاحظہ کیا تو بہت زیادہ پسند فرمایا۔ شاہ عبد العزیزؒ نے فرمایا:۔

"خدا کا شکر ہے کہ یہ گھر محققین علم حدیث سے خالی نہیں ہے۔" ۶۳

یہ رسالہ بین السطور اردو ترجمے کے ساتھ کئی مرتبہ شائع ہو چکا ہے ہمارے پیش نظر مطبع دار المطابع لودھیانہ کا مطبوعہ نسخہ بھی ہے جو اسی سال مطبع رحمانی کلکتہ کے اس نسخے سے نقل کر کے شائع کیا گیا تھا جو ۱۲۵۶ھ میں مولانا منصور الرحمٰن کی تصحیح کے بعد طبع ہوا تھا۔

دونوں میں بین السطور ترجمہ اور حاشیہ میں مختصر مگر جامع اشارات نے اس کی افادی حیثیت کو اور بھی زیادہ کر دیا ہے۔

صراطِ مستقیم | سید احمد شہیدؒ کے ملفوظات کا یہ مجموعہ شاہ اسمٰعیل شہیدؒ کا مرتب کیا ہوا ہے۔ اس کے دو باب مولانا عبد الحیؒ بڈھانوی کے تحریر کردہ ہیں سید صاحبؒ تصوف کے بارے میں جو کچھ ارشاد فرماتے، شاہ اسمٰعیل شہیدؒ اسے اپنے الفاظ و عبارت اور علمی اصطلاحات کے ساتھ تنقیحی صورت میں قلمبند فرماتے تھے۔ پھر سید صاحبؒ سے ملاحظہ فرما کر جہاں مناسب سمجھتے تبدیلی عبارت کر لیتے۔ ۶۴ ایک روایت کے مطابق بعض عبارت کو سید صاحبؒ نے پانچ پانچ مرتبہ تبدیل کروایا ہے۔ ۶۵

---

۶۲ کرامت علی جونپوری، ذخیرۂ کرامت، ج ۲ ص ۲۲۲ ۶۳ فضل حسین، الحیاۃ بعد المماۃ ص ۲۲ ۶۴ (۱) مولانا عبد الحی، نزہۃ الخواطر، ص ۴۹ (۲) سید ابو الحسن علی ندوی، سیرت سید احمد شہید طبع ثالث ۲۲۵ ۶۵ ایضاً ص ۲۲۵

گویا یہ کتاب ان تینوں بزرگوں کی طرف سے مشترک ہدایت نامہ ہے کہ تصوف کی تعلیم کے ضمن میں ان مشرکانہ بدعات اور فاسد عقائد کا حال سناتا ہے جو ہندوستان کے مسلمانوں میں بلا روک ٹوک پھیل رہے تھے۔ ۶۶

زمانۂ حال کے نامور عالم دین مولانا محمد یوسف بنوریؒ رقمطراز ہیں:-

"ہشاہ اسمعیل شہیدؒ) کی مصروف مجاہدانہ زندگی کو سامنے رکھتے ہوئے امید نہیں کی جا سکتی تھی کہ وہ صوفیاء کے علوم و معارف پر تالیف پیش کر سکیں گے، لیکن آدمی محو حیرت ہو کر رہ جاتا ہے۔ جب ان کی کتاب "الصراط مستقیم" کا مطالعہ کرے، جو شیخ و مرید کے روحانی تعلق اور تصوف کے دقیق مسائل و اسرار پر قرآن و حدیث کی روشنی میں نہایت محققانہ کتاب ہے۔" ۶۷

عصر جدید کے نامور مفکر مولانا سید ابوالحسن علی ندوی فرماتے ہیں:-

"تصوف و معرفت اور اصلاح و ترتیب باطنی کی کتابوں کے ذخیرہ میں یہ کتاب اپنی بعض خصوصیات کے لحاظ سے منفرد ہے اور ایک انقلابی کتاب کہی جا سکتی ہے۔" ۶۸ الغرض اپنی گوناگوں خوبیوں کے لحاظ سے "صراط مستقیم" نہایت عمدہ اور اپنے ڈھب کی عجیب کتاب ہے۔ ۶۹

یہ کتاب ایک مقدمہ، چار ابواب اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے۔ ابواب کو فصلوں میں اور فصلوں کو ہدایات اور ہدایات تمہیدات اور افادات میں تقسیم کیا گیا ہے مزید تقسیم کے لئے آغاز کو لفظ تمہید اور مقاصد کو لفظ افادہ سے ظاہر کیا گیا ہے

---

۶۶ سید ہاشمی فرید آبادی، تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت ج ۲ ص ۲۴۵

۶۷ مولانا محمد یوسف بنوریؒ/شاہ اسمعیل شہیدؒ عبقات (عربی)، ص ۳

۶۸ سید ابوالحسن علی ندوی، سیرت سید احمد شہیدؒ طبع ثانی ص ۲۶۳

۶۹ (۱) سید عبدالحی نزہۃ الخواطر ج، ص ۱۵ (۲) فضل حسین الحیات بعد الممات ص ۱۴۲

پہلا باب حُبِّ عشقی اور حُبِّ ایمانی اور طریقِ ولایت اور طریقِ نبوت کی تشریح اور ان کے باہمی امتیاز پر لطیف ترین مباحث اور روجد انگیز معارف وحقائق سے لبریز ہے تفصیل اور وضاحت جس کے مطالعہ سے اسلام کا پورا روحانی نظام سامنے آجاتا ہے صرف اسی کتاب میں میسر آسکتی ہے۔

دوسرا باب بدعات سے اجتناب کی تاکید، طاعات ادا کرنے کے طریقے اور اخلاق کے مباحث پر مشتمل ہے۔ تصوف میں رائج شدہ بدعات کا محاکمہ کیا گیا ہے اخلاق کے مباحث حکیمانہ نکات سے مملو ہیں۔ طاعات وفرائض کے ذیل میں نماز روزہ، حج اور زکوٰۃ کے ساتھ جہاد پر بصیرت افروز فوائد شامل ہیں۔ جو بظاہر تصوف کی کتاب میں اجنبی اور غیر متوقع مضمون ہے۔ اسی طرح سماع وغیرہ پر منصفانہ اور بے لاگ تبصرہ کیا گیا ہے۔ [۲۰]

تیسرے باب میں طریقت کے مختلف سلسلوں کے اذکار وتعلیمات کو اجتہادی وتجدیدی نگاہ سے جانچتے ہوئے زیادہ موثر ومفید بنا دیا گیا ہے۔

چوتھا باب سید صاحبؒ کے طریقِ سلوک کی تفصیل وتشریح پر مشتمل ہے۔

مطالعہ کرنے والا اپنے آپ کو نکات وحقائق میں گھرا ہوا محسوس کرتا ہے اور وہ اپنے آپ پر ایک وجد کی سی کیفیت طاری پاتا ہے تصوف کی دوسری کتابوں کے مقابلہ میں "صراطِ مستقیم" پیچ وخم اور تکلفات سے پاک ہے۔ اختلافی مباحث میں معتدل رائے اس کی جملہ خصوصیات میں سے ہے۔ [۲۱]

منصبِ امامت	فارسی زبان میں مسئلۂ امامت کے متعلق جامع اور محققانہ رسالہ ہے [۲۲] اپنی خوبیوں کے لحاظ سے بے نظیر اور عدیم المثال ہے [۲۳]

---

[۲۰] سید ابو الحسن علی ندوی، سیرتِ سید احمد شہیدؒ طبع دوم ص ۲۶۴ تا ۲۶۳ [۲۱] ایضاً

[۲۲] مولانا غلام رسول مہر، دائرۃ المعارفِ اسلامیہ ۵ ص ۳۲۰ [۲۳] (۱) سید عبد الحی، نزہۃ الخواطر ۷ ص ۵۱ (۲) مفتی حسین الحیات بعد الممات ص ۱۱۵ (۳) نسیم احمد فریدی/منظور نعمانی حضرت شاہ اسمٰعیل و معاندین [illegible]

صاحب نزہتہ الخواطر کا قول ہے کہ اس موضوع پر اس سے پہلے کوئی کتاب نہیں ملتی۔ ۵۴

دورِ حاضر کے ممتاز عالم دین مولانا محمد یوسف بنوریؒ رقمطراز ہیں:-

"منصب امامت" میں حکومتِ الہیہ علی منہاج السنۃ کی تفصیلات نہایت محققانہ پیرائے میں بیان کی گئی ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومتِ اسلامیہ شرعیہ ایک طرف جمہوریت کی خوبیاں رکھتی ہے تو دوسری طرف نئی طرز جمہوریت سے علیحدہ اپنا راستہ بناتی ہے۔ اگر ایک طرف اس میں مطلق العنان امر کی کوئی گنجائش نہیں تو دوسری طرف شورائی مملکت کے اصول سے خالی ہر طرز جہاں بانی کو رد کرتی ہے۔ ایسے نئے نئے اسالیب اور روشن بصیرت و فکر سے یہ کتاب مالا مال ہے کہ اپنے موضوع پر بالکل منفرد ہے"۔ ۵۵

عصر جدید کے نامور اہل قلم مولانا سید ابوالحسن علی ندوی تحریر فرماتے ہیں:-

"اس کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن و حدیث کے صحیفے اور کتب خانے آپ کی آنکھوں کے سامنے کھلے ہیں جہاں سے چاہتے ہیں نقل کرتے ہیں۔ استدلال ایسا صحیح ہوتا ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت یا حدیث اسی موقع کے لئے تھی پھر استنباط، اخراج اور نکتہ آفرینی تو آپ کا حق ہے"۔ ۵۶

برصغیر پاک و ہند کے ممتاز عالم دین مولانا محمد میاںؒ رقمطراز ہیں:-

"منصب امامت" آپ کے علمی تبحر اور دقتِ نظر کا شاہکار ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت شاہ صاحب نے علوم شریعت کو نہ صرف نماز روزے کے لئے پڑھا تھا بلکہ آپ نے شرعی سیاست کا بھی مجتہدانہ نظر سے عمیق مطالعہ کیا تھا۔ اپنے مباحث

---

۵۴ سید عبدالحی، نزہتہ الخواطر ج ۷، ص ۵۹

۵۵ مولانا محمد یوسف بنوریؒ/ شاہ اسمٰعیل شہیدؒ "عبقات" (عربی)، ص ۳

۵۶ سید ابوالحسن علی ندوی، سیرت سید احمد شہیدؒ طبع دوم ص ۳۳۲

کے لحاظ سے یہ عجیب کتاب ہے " ۵۵ھ

مولانا غلام مصطفےٰ صاحب لکھتے ہیں :۔

" شاہ اسمٰعیل شہیدؒ نے "منصب امامت" تصنیف فرما کر ثابت کر دیا کہ جب تکویناً حاکم صرف خدائے قدوس ہی ہے تو تشریعاً دنیا میں نظام امن قائم کرنے کے لئے غیر کے اصول و ضوابط کیسے مفید ہو سکتے ہیں ؟

صاحب البیت ادری ما فیہ

الا لہ الخلق و الامر

کتاب منصب امامت وحی الٰہی کی جامعیت کی طرف دلیل محکم اور برہانِ قاطع ہے۔ اس کے مطالعہ کرنے سے ایک طرف عظمت شئون انبیاء قلوب صافیہ کو محو حیرت بنا دیتی ہے تو دوسری طرف وحی الٰہی کے اصول و ضوابطہ کو ناقابل شکست میگزین قرار دے رہی ہے۔ یوں نظر آتا ہے کہ علامہ موصوف بحر توحید میں ڈوب کر محبت انبیاء کے شریں شراب سے سرشار ہو رہے ہیں۔" ۵۶ھ

حکیم محمد حسین علوی مترجم "منصب امامت" ارقام فرماتے ہیں :۔

" کتاب "منصب امامت" ایک اسلامی حکومت کے لئے دستور العمل کے طور پر اس وقت تصنیف ہوئی تھی جب کہ حضرت سید احمد بریلویؒ نے پاکستان کی بنیاد رکھی اور ایک اسلامی حکومت بنانی چاہی۔ اس وقت ضرورت محسوس کی گئی کہ راعی اور رعایا پہ نظام دنیوی کے دقیق مسائل عیاں ہو جائیں، اس غرض کے مدنظر حضرت شہیدؒ نے "منصب امامت" کو تصنیف فرمایا۔" ۵۷ھ

۵۵ھ مولانا محمد میاںؒ، الشہیدین، السعید بن ؟ طبع اول ص ۲۵

۵۶ھ مولانا غلام مصطفےٰ، دیباچہ "منصب امامت" (اردو) ص ۲

۵۷ھ حکیم محمد حسین علوی/شاہ اسمٰعیل شہیدؒ، منصب امامت (اردو) ص ۱

دائرۃ المعارف اسلامیہ کے ایک مقالہ نگار "منصبِ امامت" پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"یہ قیمتی رسالہ انیسویں صدی عیسوی کے اسلامی احیائی وانقلابی ذہن کی نمائندگی کرتا ہے۔ اور ان (شاہ اسمعیل شہیدؒ) کی ظاہری غرض تمام عالمِ اسلام کے لئے کسی مرکزی امامت کو زیرِ بحث لانا نہیں بلکہ ایک ایسی دعوت کی توضیح ہے جو حفاظت و حمایت دین کے لئے کسی جگہ بھی قائم کی جا سکتی ہے، تاہم امامت (خلافت) کے بنیادی اصول کا اس مرکزی تصور پر اطلاق ہو سکتا ہے۔ ۸۰شا

اختصار اور ندرت بیان کے لحاظ سے یہ رسالہ بہت دلچسپ اور مفید ہے۔ کتاب دو ابواب پر مشتمل ہے۔ ہر باب دو فصلوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے باب میں حقیقتِ امامت کے زیرِ عنوان انبیاء کے کمالات وجاہت، حقیقت ولایت، حقیقت بعثت، حقیقت ہدایت، سیاست اور اس کی اقسام، کمالاتِ انبیاء کے ساتھ کمالاتِ اولیاء اللہ کی مشابہت وغیرہ امور پر سیر حاصل کلام کیا گیا ہے۔

دوسرے باب میں اقسامِ امامت کے زیرِ عنوان امامتِ حقیقیہ و امامتِ حکمیہ اور ان ہر دو کی اقسام پر دلنشین بحث کی گئی ہے۔

خاتمۂ کتاب میں امام سے مراد بیان صلح و جنگ، طریقۂ نظم و نسق اور اصحاب دعوت کا حکم وغیرہ کے زیرِ عنوان بصیرت افروز جواہر پارے شامل ہیں۔

کتاب کے آخر میں شاہ اسمعیل شہیدؒ نے تحریر فرمایا ہے:۔ لشه

"عنقریب انشاء اللہ احکامِ امام در آئندہ ابواب بالاستیعاب مذکور خواہد شد"

مگر افسوس کہ حضرت شاہ اسمعیل شہیدؒ اس مضمون کو اپنی مصروفیت اور شہادتِ عظمیٰ کے باعث پورا نہ کر سکے۔ اگر یہ مضمون پورا ہو جاتا تو یہ کتاب ...

شه مقالہ نگار کا نام درج نہیں ہے، دائرۃ المعارف اسلامیہ ج ۴ ص ۱۰۰۲

لشه شاہ محمد اسمعیل شہیدؒ، منصبِ امامت (فارسی) ص ۱۴۲